جلد ۲۲ | مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ | یوم دوشنبہ | مطابق ۱۰ جون ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۸۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل ۹ بجے صبح بذریعہ موٹر بغرض تبدیلی آب و ہوا دو تین روز کے لئے پالم پور تشریف لے گئے۔ حضور نے مقامی امیر حضرت مولانا شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا۔

۸ جون بعد نماز عشاء مسجد نور میں زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ جلسہ منعقد ہوا جس میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد مولوی علی محمد صاحب اجمیری مولوی محمد سلیم صاحب و الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے تقریریں کیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو جو زلازل کے بارے میں ہیں۔ وضاحت سے بیان کیا۔

۹ جون۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب نے ماسٹر محمد ابراہیم صاحب مدرس مکانہ کے مکان کی بنیاد رکھی۔ جو نور ہسپتال کی مغربی جانب تعمیر ہوگا۔ اور دعا فرمائی۔

۹ جون مولوی محمد سلیم صاحب و گیانی واحد حسین صاحب کو کریام۔ بنگہ اور گڑھ شنکر کے جلسوں کے لئے بھیجا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا میں عذاب نازل ہونے کی وجہ

فرمایا۔ "خوب یاد رکھو۔ کہ جن قوموں کو خدا تعالےٰ نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا۔ جیسا کہ نوحؑ کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوطؑ کی قوم وہ اس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں۔ کہ مذہبی اختلاف درمیان تھا۔ بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ نوحؑ کی قوم نے نہ صرف حضرت نوحؑ کو مفتری سمجھا۔ بلکہ دن رات ٹھٹھا ہنسی ان کا پیشہ ہوگیا اور فرعون اور اس کی قوم نے پہلے سے زیادہ بنی اسرائیل پر ظلم کرنا شروع کیا۔ اور لوطؑ کی قوم نے فسق و فجور میں حد تک نوبت پہونچائی اور جب ان کو سمجھایا گیا۔ تو لوطؑ اور اس کے اصحاب کی نسبت انہوں نے اپنے رفیقوں کو وہ کہا۔ جو قرآن شریف میں درج ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ اخرجوھم من قریتکم انھم اناس یتطھرون۔ یعنے ان لوگوں کو اپنے گاؤں سے باہر نکالو۔ یہ تو طہارت اور تقوے کے لئے پھرتے ہیں۔ یعنی ہمارے مخالف اور اور باتیں لوگوں کو کہتے ہیں۔ پس خدا کا غضب ان لوگوں پر بھڑکا۔ اور ان کو صفحۂ زمین سے ناپید کر دیا۔ پس کیا تم ان لوگوں سے زیادہ سخت ہو۔ یا تمہارے پاس اللہ تعالےٰ سے مقابلے کا کچھ سامان موجود ہے۔ اور ان کے پاس موجود نہ تھا۔ اور یا تم عذاب سے بری کئے گئے ہو۔ اور یا خدا تعالےٰ میں اب وہ عذاب دینے کی قوت نہیں جو پہلے تھی۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس آنیوالے نشان کے بعد جو مجھ کو قبول کریگا۔ اس کا ایمان قابل عزت نہیں جس کے کان ہوں۔ سنے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ زمین والوں نے میری طرف سے مونہہ پھیر لیا ہے۔" (اشتہار ۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء)

اخبار احمدیہ

سلور جوبلی میڈل

(۱) صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسین صاحب سب جارج لنڈی کوتل کو سلور جوبلی کے موقعہ پر میڈل عطا ہوا بہندمیں تحریہ ہے۔ کہ میڈل ان کو اعلیٰ اور سیی خدمات کے صلہ میں دیا جاتا ہے۔ چونکہ آرمی ہیڈ کوارٹرز کے ذریعہ یہ میڈل آیا۔ اس لئے اب ان کو ملا ہے۔ خاکسار شمس الدین جنرل سکرٹری

(۲) جناب بابو عبد العزیز صاحب ہیڈ کلرک سپلائی ڈپو جالندھر چھاؤنی کو سلور جوبلی میڈل ان کے حسن کارگردگی کے صلہ میں عطا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے؛ خاکسار سید عبد القادر از جالندھر؛

(۳) مجھے بھی سلور جوبلی میڈل عطا ہوا ہے خاکسار عبد القادر شاہ احمدی ڈسپنسر شفاخانہ ڈھو رانجھا؛

تبلیغی لٹریچر کی ضرورت

پاکپٹن سلسلہ چشتیہ کے پیراؤں کا مرکز ہے۔ اور یہاں تبلیغ کی اشد ضرورت ہے۔ مقامی جماعت حسب استطاعت تبلیغ میں کوشاں رہتی ہے۔ لٹریچر مفت تقسیم کرنے والے اصحاب تقسیم کے وقت پاک پٹن کا بھی ضرور خیال رکھا کریں محصول ریلوے مقامی جماعت ادا کر دیا کرے گی خاکسار عصمت اللہ سکرٹری انصار اللہ معرفت چودھری غلام احمد خان صاحب۔ ایڈووکیٹ پاک پٹن ضلع منٹگمری

ایک ضروری اعلان

ہماری مقامی جماعت کے سکرٹری ہشیل لیگ قاضی محمد شریف صاحب نے ایک کتاب "راہنمائے ترجمہ" شائع کی ہے۔ جس کو انہوں نے زر کثیر صرف کر کے طبع کرایا ہے۔ میں تمام سلسلہ کے مقتدر احباب سے پر زور سفارش کرتا ہوں۔ کہ جہاں جہاں قاضی محمد شریف صاحب جائیں۔ احباب ان کی مدد فرمائیں۔ خاکسار سید صوفی محمد عبد الرحیم لدھیانہ

ایبٹ آباد میں احمدی ڈاکٹر کی ضرورت

ایبٹ آباد میں کسی مسلمان ڈاکٹر کی کوئی پرائیویٹ دوکان نہیں۔ چونکہ آبادی کا بہت بڑا حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ اس لئے پرائیویٹ دوکان کا چلنا نہایت آسان ہے۔ خاصکر اس لئے کہ آبادی میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اگر کوئی احمدی ڈاکٹر یہاں دوکان کھولنا چاہیں۔ تو مزید خط وکتابت مجھ سے کریں۔ میں انشاء اللہ ہر ممکن امداد انہیں پہنچاؤں گا۔ خاکسار احمد اللہ خان ہیڈ کلرک ملٹری ویٹرنری ہسپتال ایبٹ آباد

تقریری مقابلہ میں کامیابی

امسال اسلامیہ کالج پشاور میں جو تقریری مقابلہ ہوا۔ اس میں ایک احمدی طالب علم مسٹر محمد طفیل صاحب ناز اول نمبر پر آئے۔ اور دوسرا نواب عبد القیوم صاحب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۲۶ مئی کی نہایت شاندار تقریر

احراری فتنہ پر تبصرہ اور جماعت احمدیہ کو ضروری ہدایات

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ۲۶ مئی کی تقریر مرتب کر لی گئی ہے۔ اور انشاء اللہ ۱۲ جون کے پرچہ میں تمام و کمال شائع کر دی جائے گی۔ یہ وہ تقریر ہے۔ جس کے شائع ہونے سے قبل ہی احراری حلقوں میں ہراس چھا گیا۔ اور احراری اخبارات نے تقریر کو غلط پیرایہ میں پیش کرنا شروع کر دیا۔ ہر احمدی کے لئے اس کا لفظ بلفظ مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ مختلف مقامات کے ایجنٹ صاحبان بواپسی مطلع فرمائیں۔ کہ اس پرچہ کی کتنی کاپیاں ان کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔ دوسرے اصحاب بھی اگر فوری اطلاع دیں۔ تو ان کی نوازش ہوگی؛

کوئٹہ کے احمدیوں کے متعلق مزید اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہماری تحقیقات کے رو سے حادثہ کوئٹہ میں مفصلہ ذیل احمدیوں کی اموات وقوع میں آئی ہیں۔ ان سب کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ غائب جمعہ گذشتہ کے روز پڑھائی۔ ماسٹر سراج دین صاحب۔ بشیر احمد صاحب پسر مستری غلام محمد صاحب اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب۔ اہلیہ صاحبہ بابو برکت علی صاحب۔ اہلیہ صاحبہ خان نیک محمد بیگ صاحب۔ ۴ بچے ڈاکٹر سید محمد یوسف شاہ صاحب۔ ۲ بچے ڈاکٹر عبد المجید خان صاحب ۲ بچے نیک محمد صاحب ۲ بچے بابو محمد عبد اللہ سعید صاحب ۲ بچے بابو منظور احمد صاحب۔ ایک نواسہ ماسٹر غلام احمد صاحب ایک بچہ بابو برکت علی صاحب۔ گویا ۲ مرد تین عورتیں اور ۱۴ بچے اپنے لواحقین کو داغ مفارقت دیکر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس دن کوئٹہ کے احمدیوں کی تمام تعداد ۱۳۵ تھی۔ ان آٹھ مجروحین کے علاوہ جن کی فہرست چھ جون کے الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مفصلہ ذیل احباب بھی مجروح ہوئے۔ عزیز احمد پسر مستری غلام محمد صاحب۔ ماسٹر محمد یونس صاحب۔ ماسٹر غلام احمد صاحب معہ اہلیہ صاحبہ۔ بابو منظور احمد صاحب۔ بابو برکت علی صاحب۔ احباب سے عرض ہے۔ کہ ان کی صحت عاجلہ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں؛

(ناظر امور عامہ)

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۴ جون سے ۸ جون ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے؛

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	محمد اسلم صاحب	منٹگمری	۴	عبد الکریم صاحب الوانی	لیگوس مغربی افریقہ
۲	حاجی احمد صاحب	ضلع سرگودھا	۵	اسحاق صاحب ٹانوسی	”
۳	سردار بیگم صاحبہ	” ”	۶	احمد تجانی صاحب الیاس	”

وزیر تعلیم نے اپنی طرف سے ایک گولڈ میڈل انعام دیا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

اعلانات نکاح

(۱) مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ پونچھ نے بتاریخ ۲۰ بیساکھ میرے چھوٹے بھائی محمد شفیع خان صاحب ولد منشی نواب علی خان صاحب کا نکاح میاں گاماں سکنہ موضع ٹائیں ادھر سال پونچھ کی لڑکی مسماۃ فاطمہ بیگم سے بعوض یکصد روپیہ مہر پڑھایا احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے مبارک ہونے کے بارہ میں دعا کریں۔ خاکسار عبد الکریم گنیس

(۲) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۳ مئی بعد نماز مغرب بمقام احمدیہ ہوسٹل لاہور مسماۃ رقیہ بی بی دختر سید نذر علی شاہ صاحب لاہور کا نکاح سید طاہر الرشید صاحب ولد سید محمد اسمٰعیل صاحب [illegible]

تبلیغی جلسے

مندرجہ ذیل جگہوں میں جلسے منعقد کئے جانے منظور کئے گئے ہیں۔ ارد گرد کی جماعتوں کو چاہیئے کہ ان سے فائدہ اٹھائیں؛

کریام ۱۰-۱۱ جون ۱۹۳۵ء	چک ۱۱ چھور ضلع لائل پور ۱۵-۱۶ جون	چک جھمرہ ۲۳-۲۵ جون	گوکھووال چک ۲۴۹ ۱۵-۱۶ جولائی
پنیام ۱۲-۱۳ ” ”	چک ۴۰ ایلیپور	چک ۳۳۳ دھنی دیو ۳-۴ جولائی	” ” ۱۲ ۱۹-۲۰ ”
انبالہ ۲۸، ۲۹-۳۰ ”	۱۹-۲۰ جون	گوجرہ ۷-۸ ”	چک ۵۶۵ ۲۲-۲۴ ”
شاہ مسکین ۶-۷ جولائی		کتھووالی چک ۳۶۲ ۱۱-۱۲ ”	ناظر دعوۃ و تبلیغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود کی صداقت کے متعلق خدا تعالیٰ کا ایک قہری نشان

کوئٹہ کا ہیبت ناک زلزلہ اور جماعت احمدیہ کا فرض

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۷ ر جون ۱۹۳۵ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
پچھلے ہفتہ کوئٹہ کے علاقہ میں جو زلزلہ آیا ہے وہ ہندوستانی زلزلوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا شدید اور ایسا

اہم زلزلہ

ہے۔ کہ اس کی نظیر قریب کے زمانہ میں نہیں ملتی بہار کے زلزلہ نے کانگڑہ کے زلزلہ کو مات کر دیا تھا۔ اور اب کوئٹہ کے زلزلہ نے بہار کے زلزلہ کو مات کر دیا ہے۔ بہار کا زلزلہ چونکہ زیادہ وسیع علاقہ میں پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے اس وقت

جانی نقصان کا صحیح اندازہ

نہیں ہو سکا۔ عام طور پر ۱۵-۱۶ ہزار موتیں انگریزی علاقہ میں سمجھی گئی تھیں۔ اور نیپال کے علاقہ کی موتیں شامل کر کے ۱۸-۲۰ ہزار موتوں کا اندازہ کیا گیا تھا۔ لیکن اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ بہت سے

پہاڑی علاقے

ایسے تھے جن کے اندر کی موتوں کا اندازہ لگانا نہایت مشکل تھا۔ یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کہ موتیں اس سے بہت زیادہ تھیں جتنی سمجھی گئیں۔ لیکن مالی لحاظ سے نقصان کانگڑہ کے زلزلہ سے بیسیوں گنا زیادہ ہوا۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ میں ۱۵-۲۰ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا ہوگا تو بہار کے زلزلہ میں کروڑوں روپیہ کا نقصان ہوا۔ اس کے بعد اب کوئٹہ کا زلزلہ آیا ہے۔ دو ہزار موتوں سے ابتدا کر کے

۵۶ ہزار موتوں تک کا اقرار

اس وقت تک کیا جا چکا ہے۔ گویا کانگڑہ اور بہار کے زلزلہ سے اڑھائی گنا یا اس سے بھی زیادہ موتیں واقعہ ہوئیں۔ اور ابھی درحقیقت پوری طرح علم نہیں ہو سکا۔ کہ کس قدر اموات ہوئیں۔ جو اندازہ بتایا جاتا ہے۔ اس کے لحاظ سے صرف

کوئٹہ کی موتیں

اس سے زیادہ معلوم ہوتی ہیں جتنی بیان کی جاتی ہیں۔ اس لئے کہ کوئٹہ کی آبادی ۳۶ ہزار بیان کی جاتی ہے۔ اور گرمیوں کے دنوں میں باہر کے اُن لوگوں کو ملا کر جو وہاں تبدیلی آب و ہوا کے لئے چلے جاتے ہیں۔ ۶۰ ہزار تک تعداد پہنچ جاتی تھی۔

مردم شماری

چونکہ جنوری میں ہوتی ہے۔ اور یہ پہاڑی علاقوں میں خصوصیت سے سخت سردی کے دن ہوتے ہیں اور اکثر لوگ میدانی علاقوں میں واپس آ جاتے ہیں اس لئے تعداد کا جو بھی اندازہ کیا جائے گرمیوں میں باہر سے آنے والے لوگ اس تعداد میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح آبادی اصل آبادی سے بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً

شملہ کی آبادی

سردیوں کے ایام میں بہت کم ہو جاتی ہے۔ مگر گرمی کے دنوں میں اس سے قریباً تین گنے زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ کوئٹہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی اوسط آبادی ۳۶ ہزار ہے۔ ۲۴ ہزار اگر اس میں وہ لوگ شامل کر دیئے جائیں جو گرمیوں میں وہاں چلے جاتے تھے۔ تو یہ تعداد ساٹھ ہزار بن جاتی ہے۔ چھاؤنی اور اس کے متعلقات کی آبادی ۲۴ ہزار ہے۔ اور اس طرح یہ تمام تعداد مل کر ۸۴ ہزار بن جاتی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ

زلزلہ کی نقصان رسانی

سے اکثر فوج کے لوگ محفوظ رہے۔ اور کوئٹہ کی آبادی میں سے دس ہزار لوگ بچے۔ اب اگر یہ سمجھ لیں۔ کہ دس ہزار چھاؤنی میں سے اور دس ہزار کوئٹہ شہر میں سے بچے۔ تو اندازہ یہ ہے کہ صرف کوئٹہ کا ۶۴ ہزار آدمی اس زلزلہ سے ہلاک ہوا۔ اگر ہم چار ہزار کی تعداد اس میں سے اور بھی کم کر دیں۔ تو بھی کوئٹہ میں ساٹھ ہزار موتوں کا اندازہ ہے۔ مگر یہ زلزلہ صرف کوئٹہ میں ہی نہیں آیا۔ بلکہ تیس چالیس میل کے حلقہ یا اس سے بھی زیادہ حصے میں آیا۔ اور کئی اور شہر اور دیہات بھی برباد ہو گئے۔ بلکہ بعض بستیوں کی بستیاں اس طرح نیست و نابود ہو گئیں جس طرح کوئٹہ نابود ہو گیا۔

قلات، مستونگ

اور بعض دوسرے شہروں کے متعلق بھی لکھا ہے کہ ان میں کئی ہزار اموات ہوئیں۔ اور اگر کوئٹہ کے ہلاک شدگان کی فہرست میں اس ہلاکت کو بھی شامل کر لیا جائے۔ تو موتوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جاتی ہے۔ سارے بلوچستان کی آبادی

ساڑھے تین لاکھ

ہے۔ اور یہ یقینی بات ہے۔ کہ بقیہ علاقوں میں اتنی آبادی نہیں جتنی کوئٹہ میں تھی۔ اس لئے اگر موتوں کی کثرت کا اعتبار کیا جائے۔ اور تیس چالیس ہزار اور علاقوں کی موتیں سمجھی جائیں۔ تو درحقیقت بلوچستان میں نوے ہزار یا ایک لاکھ تک موتوں کی تعداد پہنچ جاتی ہے پھر سب سے

عجیب بات

جو اس زلزلہ میں ہے یہ ہے۔ کہ اموات کی تعداد زخمیوں اور زندوں سے بہت زیادہ ہے۔ باقی علاقوں کے زلزلوں میں اموات کی تعداد مُردوں اور زخمیوں سے بہت کم تھی۔ بہار میں شائد پانچ دس فیصدی لوگ مرے تھے۔ اور ۹۰-۹۵ فیصدی بچ گئے تھے۔ لیکن کوئٹہ کے زلزلہ میں کم سے کم گورنمنٹ کا اندازہ یہ ہے۔ کہ ستّر فیصدی مرے۔ اور عام لوگوں کا اندازہ یہ ہے۔ کہ

نوّے فیصدی

مر گئے۔ گویا بہار کے زلزلہ کی کیفیت کوئٹہ میں بالکل الٹ گئی۔ بہار میں اگر دس فیصدی مرے تھے تو نوّے فیصدی بچ گئے تھے۔ اور یہاں اگر دس فیصدی بچے۔ تو نوّے فیصدی مر گئے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اب نہ صرف کوئٹہ شہر نہیں رہا بلکہ اور بھی کئی شہر اور بستیاں دنیا سے مٹ گئیں۔ اور ان کی جگہ نئے شہر اور نئی بستیاں بسیں گی۔ یہ

استثنائی صورتیں

ہیں۔ کہ کسی گھر کے زیادہ آدمی بچ گئے۔ بیشتر مثالیں اس قسم کی ہیں۔ کہ ایک گھر میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچا۔ اور ہزاروں مثالیں اس قسم کی ہیں۔ کہ اگر گھر میں دس آدمی تھے۔ تو نو مر گئے۔ اور ایک بچ رہا۔ یا آٹھ مر گئے۔ اور دو بچے رہے یا سات مر گئے۔ اور تین بچ گئے۔ پھر یہ واقعہ ایسا اچانک اور غیر متوقع طور پر ہوا۔ کہ لوگوں کو سنبھلنے کی مہلت بھی نہیں ملی۔ اگر لوگوں کا زیادہ حصہ بچ جاتا۔ تب بھی کہا جاتا۔ کہ ایک آفت آئی۔ مگر ٹل گئی۔ لیکن یہاں تو ایک شہر تھا۔ جو نہ رہا۔ کئی بستیاں تھیں۔ جو نابود ہو گئیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا۔ کہ بعض شہر ایسے ہیں۔ کہ جب وہ تباہ ہو جائیں گے۔ تو لوگ کہا کریں گے۔ کہ یہاں فلاں شہر آباد ہوا کرتا تھا۔ پھر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے۔ کہ "کئی نشان ظاہر ہوں گے کئی بھاری دشمنوں کے گھر ویران ہو جائیں گے۔ وہ دنیا کو چھوڑ جائیں گے۔

ان شہروں کو دیکھ کر رونا آئے گا

وہ قیامت کے دن ہوں گے"۔ اگر تم ان الہامات کی صداقت دیکھنا چاہتے ہو۔ تو لاہور۔ امرتسر ملتان اور راولپنڈی وغیرہ شہروں میں چلے جاؤ۔ اور ان لوگوں کو دیکھو۔ جو اب کوئٹہ چھوڑ کر وہاں آئے ہیں۔ انہیں اس شہر کو چھوڑے تین تین چار چار دن ہو گئے ہیں۔ مگر اب تک ان کے

آنسو تھمنے میں نہیں آتے

دیکھنے والے بیان کرتے ہیں۔ کہ جب مجروح اور زلزلہ سے بچے ہوئے لوگ سپیشل ٹرینوں کے ذریعہ واپس آتے ہیں۔ تو لوگ دیوانہ وار روتے ہوئے سٹیشنوں پر ادھر ادھر اپنے

رشتہ داروں کی تلاش

میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ اور جب انہیں اپنا کوئی رشتہ دار نظر نہیں آتا تو ان کے نالہ و بکا سے ماتم بپا ہو جاتا ہے۔ ایک اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا وہ اس طرح سٹیشن پر پھر رہی تھی جس طرح ایک شرابی نشہ میں مدہوش ہو کر لڑکھڑاتا پھرتا ہے۔ وہ کبھی دائیں گرتی کبھی بائیں۔ اور روتی ہوئی کہتی سارے ہی مر گئے۔ کوئی بھی نہیں بچا۔ بعض لوگ بیان کرتے ہیں کہ جب مصیبت زدہ لوگوں سے پوچھا جاتا ہے۔ کہ کوئٹہ کا کیا حال ہے۔ تو وہ جواب دینے کی بجائے

چیخیں مار کر رو پڑتے ہیں

پھر کئی آدمی اس صدمہ کی وجہ سے پاگل ہو گئے ہیں۔ کوئٹہ سے ملتان کو گاڑی آ رہی تھی۔ کہ راستہ میں دو عورتیں

شدت غم کی وجہ سے پاگل

ہو گئیں۔ ایک اور شخص بھی دیوانہ ہو گیا۔ اور اس نے چلتی گاڑی سے چھلانگ لگا دی۔ غرض یہ ایسا

دردناک نظارہ

ہے۔ کہ اس نظارہ کو دیکھنے والے تو کیا پڑھنے والے بھی پڑھ کر حیران ہو جاتے۔ اور ان کے دل کرب و اضطراب سے بھر جاتے ہیں۔ اس نظارہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھ کر غور کرو۔ اس سے کس وضاحت کے ساتھ معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے خدا میں کتنی

زبردست طاقت

ہے۔ اور وہ کس طرح ایک سیکنڈ میں ساری دنیا کو ختم کر سکتا ہے۔ لوگ دلیلیں مانگتے ہیں۔ اور پوچھا کرتے ہیں۔ قیامت کس طرح آ سکتی ہے۔ وہ اپنی قوت فکر کو وسیع کر کے دیکھیں۔ تو انہیں معلوم ہو گا۔ کہ اسی طرح تمام دنیا پر قیامت آ سکتی ہے جس طرح

کوئٹہ میں قیامت

آ گئی۔ جہانگیر کے متعلق مشہور ہے۔ اس نے نورجہاں کو ایک دفعہ دو کبوتر دیئے۔ اور کہا انہیں پکڑے رکھنا۔ میں کسی ضروری کام کے لئے جا رہا ہوں۔ نورجہاں اس وقت چھوٹی لڑکی تھی۔ جب وہ واپس آیا۔ تو اس نے دیکھا کہ نورجہاں کے ہاتھ میں صرف ایک کبوتر ہے۔ دوسرا نہیں۔ جہانگیر نے پوچھا دوسرا کبوتر کدھر گیا۔ نورجہاں نے کہا اڑ گیا۔ جہانگیر نے غصے سے پوچھا کس طرح اڑ گیا۔ اس پر نورجہاں نے اپنا دوسرا ہاتھ جس میں کبوتر پکڑا ہوا تھا کھول دیا۔ اور کہا اس طرح۔ نورجہاں جو بات جہانگیر کو بتا سکتی تھی۔ کیا

لوگوں کی عقل

اس بچی جتنی بھی نہیں۔ کہ وہ لوگ کوئٹہ کے حالات دیکھ اور سن کر سمجھیں۔ قیامت اس طرح آ سکتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے اس زلزلہ کے ذریعہ قیامت کی جو دلیل دی ہے نورجہاں نے اسی رنگ میں دی تھی جس طرح اس نے جب اس سے پوچھا گیا۔ کہ کبوتر کس طرح اڑ گیا۔ اپنے دوسرے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر بتایا۔ کہ اس طرح۔ اسی طرح لوگ کہتے تھے۔

قیامت کس طرح آ سکتی ہے

خدا تعالےٰ نے کوئٹہ میں دکھا دیا۔ کہ اس طرح۔ جس جگہ کی ۹۰ فی صدی آبادی مر سکتی ہے۔ کیا وہاں کی باقی ۱۰ فی صدی آبادی کو خدا تعالےٰ ہلاک نہیں کر سکتا۔ اور جو خدا پچاس ساٹھ میل کے علاقہ میں قیامت بپا کر سکتا ہے۔ کیا وہ ساری دنیا میں قیامت بپا نہیں کر سکتا۔ جس خدا نے

کوئٹہ میں قیامت

بپا کر دی۔ یقیناً وہی خدا ساری دنیا میں قیامت بپا کر کے اسے نابود کر سکتا ہے۔ مگر افسوس کہ لوگ پھر بھی نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ اور وہ اس قدر

کھلے نشانات

دیکھ کر پھر بھی خدا تعالےٰ کے اس مامور کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ جسے اس نے دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ اور جس کی صداقت میں زبردست انذاری نشانات دکھا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ زلزلہ کا نشان خدا تعالےٰ

پانچ دفعہ

دکھائے گا۔ اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا۔ اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی

تین اور ہیبت ناک زلزلے

آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کر لیا جائے۔ تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں۔ ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان اور دہشتناک ہوتا ہے۔

کانگڑہ کا زلزلہ

آیا۔ تو لوگوں نے خیال کیا۔ کہ اس سے زیادہ خطرناک زلزلہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ جاپان سے

بڑے بڑے ماہرین

آئے۔ اور انہوں نے کہا۔ اب سو سال تک ہندوستان میں کوئی زلزلہ نہیں آ سکتا۔ لیکن ان کے اس فیصلہ پر ابھی تیس سال بھی نہ گزرے تھے۔ کہ بہار میں کانگڑہ سے بڑھ کر خطرناک زلزلہ آیا۔ اور ایک سال ہی گزرا تھا۔ کہ اب کوئٹہ کی تباہی ہو گئی۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اس کے بعد پنجاب یو۔پی۔ مدراس اور بمبئی کے علاقوں میں سے کس حصہ میں باقی تین زلزلے آنیوالے ہیں

دنیا کا پیدا کرنے والا خدا

اپنے مسیح موعودؑ کے ذریعہ کہتا ہے۔ کہ میں پانچ دفعہ اپنے نشانات کی چمک دکھلاؤں گا۔ وہ کہتا ہے ؎

میں چمک دکھلاؤں گا اپنے نشاں کی پنج بار

گویا یہ زلزلے کے نشانات چمک کی طرح ہوں گے۔ جس طرح بجلی کوندتی اور ایک سیکنڈ میں ادھر سے ادھر چلی جاتی ہے۔ اسی طرح یہ زلزلے بھی زیادہ دیر نہیں رہیں گے ایک دو منٹ میں ہی لوگوں کا کام تمام کر دینگے پھر یہ زلزلے

کچھ کچھ وقفہ کے بعد

آئیں گے۔ اور مختلف جگہوں میں آئیں گے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کسی جگہ کے لوگ بھی ان

آفات سے مامون

نہیں:۔

پھر کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوتا ہے۔ کہ طاعون آئے گی۔ اور اس کے متعلق چند مرتبہ الہام ہو کر خاموشی ہو جاتی ہے اس کے بعد

الہامات کے مطابق

طاعون آتی۔ اور اس کا لمبا سلسلہ چلتا ہے۔ پھر طاعون دنیا کے اکثر حصہ سے معدوم ہو جاتی ہے۔ ایک خاص وبا کے متعلق الہام ہوتا ہے۔ اور ایک دفعہ سے زیادہ اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جاتا۔ اس کے مطابق

انفلوئنزا

آتا۔ اور ایک سال کے اندر اندر ساری دنیا پر چھا جاتا ہے۔ مگر پھر غائب ہو جاتا ہے لیکن زلزلہ کے متعلق اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دیتا ہے۔ اور متواتر الہام ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو جاتی ہے۔ ابتدائی کئی سالوں میں زلزلہ کے متعلق الہامات ہوتے ہیں۔ ۰۵ء میں زلزلہ کے متعلق الہام ہوتے ہیں ۰۶ء میں زلزلہ کے متعلق الہام ہوتے ہیں۔ ۰۷ء میں زلزلہ کے متعلق الہام ہوتے ہیں۔ اور

زلازل کے متعلق آپ کے الہامات

کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ آپ کی وفات ہو جاتی ہے۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ زلازل کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ وہ متعدد آئیں گے مختلف ممالک میں آئیں گے۔ خود

الہامات کی مختلف نوعیت

عذاب کی مختلف نوعیت کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ طاعون کے متعلق الہام ہوتے ہیں۔ تو چند دفعہ کے الہام کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ انفلوئنزا کے متعلق الہام ہوتا ہے۔ تو ایک دفعہ کے الہام کے بعد اس کے متعلق کوئی اور الہام نہیں ہوتا جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ طاعون آئے گی۔ اور چلی جائے گی۔ انفلوئنزا آئے گا۔ اور غائب ہو جائیگا۔ لیکن زلازل کے متعلق آپ کو متواتر الہامات ہوتے رہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ

لمبا سلسلہ

ہے۔ اور مختلف علاقوں اور مختلف وقتوں سے مخصوص ہے۔ زلزلے آئیں گے۔ اور متواتر آئیں گے۔ اور دنیا کے ہر حصہ میں آئیں گے۔ مگر نادان کہتے ہیں۔ احمدی

لوگوں کے مصائب پر خوش

ہوتے ہیں۔ مگر یہ اعتراض کرنے والے انہی لوگوں کی ذریت میں سے ہیں۔ جو کہا کرتے تھے۔ کہ بدر کی جنگ میں کفار کے قتل ہونے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے۔ یہ انہی لوگوں کی ذریت میں سے ہیں۔ جو کہا کرتے تھے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام اس قحط پر خوش ہوئے۔ جو ان کی بریت کے لئے نشان کے طور پر اللہ تعالیٰ نے پھیلایا۔ یہ انہی لوگوں کی ذریت میں سے ہیں۔ جو اعتراض کیا کرتے تھے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون کی غرقابی پر خوش ہوئے۔ یہ نادان نہیں جانتے۔ کہ خدا تعالیٰ کی صفات کے جو لوگ مظہر ہوتے ہیں۔ وہ

انذاری نشانات

کے پورے ہونے پر ایک ہی وقت خوش بھی ہوتے ہیں۔ اور رنجیدہ بھی۔ آریہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اسلام خدا تعالیٰ کو رب العالمین قرار دیتا ہے۔ مگر جب وہ کسی شخص کی جان نکالتا ہے۔ تو وہ اس کی ربوبیت کہاں کر رہا ہوتا ہے۔ پس اعتراض تو خدا تعالیٰ پر بھی کیا جاتا ہے۔ کہ جب وہ کسی کو مارتا ہے۔ تو اس وقت اس کے لئے رب کہاں رہتا ہے۔ مگر نادان نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ کی مثال دنیاداروں کی طرح نہیں۔ خدا

ایک ہی وقت میں ممیت بھی ہوتا ہے اور محی بھی

مارتا بھی ہے۔ اور زندہ بھی کرتا ہے۔ کونسی موت خدا تعالیٰ کی طرف سے ایسی آتی ہے جس کے ساتھ حیات نہیں ہوتی۔ ہر موت اپنے ساتھ حیات لاتی ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں مرتی ہیں۔ اور بے شک ان کے لئے ایک موت ہوتی ہے۔ لیکن وہ مر کر

کھاد جیسی قیمتی چیز

پیدا کر دیتی ہیں۔ تم روٹی سے ایک روٹی کا کام لے سکتے ہو۔ مگر روٹی کے فضلہ سے دس روٹیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ پس کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں۔ جس پر موت آئے مگر وہ حیات پیدا نہ کرے۔

نابینا انسان

دیکھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ کہ خدا مار رہا ہے مگر آنکھوں والا جب دیکھتا ہے تو کہتا ہے خدا زندہ کر رہا ہے۔ اور درحقیقت یہ آنکھ اللہ تعالیٰ کے انبیاء و مرسلین اور ان کی جماعتوں کو ہی ملتی ہے۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف سے صرف موت کبھی نہیں آتی۔ بلکہ اس کی طرف سے آنے والی ہر موت

زندگی کا پیغام

اپنے ساتھ لاتی ہے۔ جنگ بدر میں بیشک مسلمانوں کے بھی کچھ آدمی مارے گئے۔ مگر کیا بدر کی جنگ ہی نہیں تھی۔ جس نے عرب کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح جنگ احد میں کچھ مسلمان مارے گئے۔ اور کچھ جنگ احزاب میں کام آئے۔ مگر انہی جنگوں کے نتیجہ میں جب

اہل عرب میں اصلاح

پیدا ہو گئی۔ تو ان میں ہر ایک شخص کو زندگی کی روح نظر آنے لگی۔ پھر فتح مکہ کے وقت بھی بعض موتیں ہوئیں۔ لیکن اگر مکہ فتح نہ ہوتا۔ تو عرب کے لاکھوں لوگوں کی زندگی کس طرح ممکن تھی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ان موتوں میں

عرب کی زندگی

تھی۔ گویا موت میں ان کی زندگی مخفی تھی۔ پس موت بسا اوقات حیات کا موجب ہو جاتی ہے۔ اور یہ موتیں بھی جو کوئٹہ اور اس کے گرد و نواح میں ہوئیں۔ حیات کا موجب ہو سکتی ہیں۔ اگر لوگ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنی

عملی زندگی میں تغیر

پیدا کریں:۔

غرض اگر اس عذاب کو اس نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے۔ کہ لوگ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کریں گے۔ اور اس کے مامور کی آواز پر کان دھریں گے۔ تو یہ ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے۔ اور اس میں اعتراض کی کوئی بات نہیں۔ لیکن اگر اس نقطہ نگاہ سے دیکھا جائے۔ کہ لوگ ہلاک ہوئے۔ اور دفعتہً

ہزاروں موتیں

ہو گئیں۔ تو نہ صرف ہم خوش نہیں۔ بلکہ ہم سے زیادہ رنجیدہ ان مصائب پر اور کوئی نہیں۔ کیا ہمارا اپنے اموال صرف کرنا لوگوں کو تبلیغ کرنا۔ اور اپنی

زندگیوں کو خدمت دین کیلئے وقف

کرنا اس لئے نہیں۔ کہ بغیر زلزلے کے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان جائیں۔ پس ہماری خواہش تو ہمیشہ یہی رہی کہ لوگ بغیر اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھے حق کی طرف رجوع کریں۔ اور بغیر بہار اور کوئٹہ کے زلزلہ کے رونما ہونے کے وہ اس مامور کو پہچانیں۔ جو ان کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ نے بھیجا۔ مگر یہ احراری تھے۔ جو لوگوں سے کہتے رہے۔ کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ اور اس طرح وہ لوگوں کو ہماری باتیں سننے سے روکتے رہے۔ پس یہ موتیں جو بہار اور کوئٹہ میں ہوئیں۔ ہمارے ذمہ نہیں۔ بلکہ ان کی ذمہ واری احراریوں کے سر ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ احمدی جھوٹ کہتے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے مامور کو مفتری کہہ کر اسے قبول کرنے سے لوگوں کو روکتے ہیں یہ اموات ان لوگوں کی گردنوں پر ہیں۔ جو

آٹھ کروڑ مسلمانان ہند کے نمائندے

بنے پھرتے ہیں۔ وہ قاتل ہیں ان لوگوں کے جو بہار میں مارے گئے۔ وہ قاتل ہیں ان لوگوں کے جو کوئٹہ میں مارے گئے۔ یہی لوگ وہ تھے۔ جو دنیا سے کہتے رہے سوتے رہو۔ سوتے رہو۔ خدا تم پر ناراض نہیں یہی وہ لوگ تھے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کے متعلق جب وہ بیان کی جاتیں کہا۔ یہ شیطان کی طرف سے آنے والا ہے۔ اس کی باتیں پوری نہیں ہونگی۔ ان زلزلوں کے آنے سے ایک لمبا عرصہ پہلے خدا کے مامور نے پورے زور سے دنیا کو جگایا۔ اور کہا بیدار اور ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ خدا تعالیٰ کا عذاب تمہارے دروازے پر کھڑا ہے۔ مگر یہ

دشمن قوم

اور دشمن دین و ایمان احراری لوگوں سے کہتے رہے۔ سوتے رہو۔ سوتے رہو۔ اگر لوگ خدا تعالیٰ کے مامور کی بات مان لیتے۔ یا ہماری بات پر ہی کان دھرتے۔ تو نہ یہ زلزلے آتے۔ اور نہ اسقدر موتیں واقع ہوتیں لوگ کہتے ہیں

انکار کرنے والے

کوئی ہیں۔ اور زلزلے کہیں آ رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ قرآن کریم میں آتا ہے۔ اولم یروا انا ناتی الارض ننقصها من اطرافها افهم الغالبون یعنی ہم ہمیشہ زمین کو اس کے کناروں سے چھوٹا کرتے آئے ہیں۔ پس یہ

خدا تعالیٰ کی سنت

ہے۔ کہ وہ کناروں سے آتا ہے۔ اور اسی سنت کے مطابق ہندوستان کے کناروں سے یہ زلزلے شروع ہوئے۔ ان زلزلوں سے جو ایسے لوگ مارے جاتے ہیں۔ جو بالکل بے خبر ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اگلے جہان میں ان کی اس مصیبت کو ان کے

گناہوں کا کفارہ

کر دے گا۔ اور جو کامل اتمام حجت سے قبل مارے گئے۔ ان کے لئے بھی نقصان نہیں۔ کیونکہ اگر وہ زندہ رہتے۔ تو ممکن ہے صداقت ان کے سامنے واضح طور پر پیش کی جاتی۔ وہ پھر بھی غافل رہتے۔ اور اس طرح مجرم قرار پاتے۔ اصل میں ان لوگوں پر ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ جو زندہ ہیں۔ اور جنہوں نے اس عذاب کو دیکھا۔ کیونکہ اگر مرنے والوں سے وہ عبرت حاصل نہیں کرتے۔ اور ان کی موت کو اپنی حیات کا موجب نہیں بناتے۔ اور وہ ہوشیار اور بیدار نہیں ہوتے۔ تو پھر یہ بھی

خدا تعالیٰ کے عذاب کے مستحق

ہو جاتے ہیں پس لوگوں کے اعتراض کی وجہ سے ہم خدا تعالیٰ کے اس نشان کو چھپانے کے لئے تیار نہیں جو خدا تعالیٰ نے اس وقت ظاہر کیا۔ بے شک لوگ کہیں گے۔ یہ ہر چیز

بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی صداقت

پر چسپاں کر دیتے ہیں۔ اور بے شک وہ کہیں کہ احمدی لوگوں کی موت پر خوش ہوتے ہیں گو یہ بالکل جھوٹ ہے۔ اور ایسا انسان مفتری ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ ہم لوگوں کی موت پر خوش ہوتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہمیں ان سے زیادہ

رنج اور دکھ

پہنچتا ہے۔ لیکن چونکہ اس زلزلہ سے خدا تعالیٰ کی ایک پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔ اس لئے ہم مجبور ہیں۔ کہ اسے دنیا کے سامنے پیش کریں۔ ورنہ ہم

خدا تعالےٰ کے حضور مجرم

ٹھیرینگے - وہ ہم سے پوچھیگا - کہ جب میں نے دنیا میں ایک عظیم الشان نشان دکھایا تھا - تو تم نے اسے کیوں چھپایا - پس باوجود اس مخالفت کے جو آج دنیا میں ہماری ہو رہی ہے - ہم مجبور ہیں - کہ اس نشان کو لوگوں کے سامنے پیش کریں - بغیر کسی قسم کے خطرہ اور خوف کے پیش کریں - اور ہم امید رکھتے ہیں - کہ اللہ تعالےٰ اس نشان کو ضرور بہتوں کی ہدایت کا موجب کریگا - آخر

خدا تعالےٰ کی چمکار

ضائع نہیں جا سکتی - پھر جس نشان کے متواتر دکھانے کا خدا تعالےٰ نے وعدہ کیا ہو یقیناً اس میں لوگوں کے لئے بہت بڑی ہدایت مخفی ہوتی ہے -

بعض لوگ کہتے ہیں - کہ اگر یہ زلزلہ نشان تھا - تو پھر بعض احمدی اس میں کیوں فوت ہوئے - اس کا جواب یہ ہے - کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض صحابہ جنگوں میں فوت ہوئے - جنگوں میں کفار کے مقابلہ میں صحابہ بھی شہید ہوتے رہے - مگر چونکہ ان کی نسبت بہت قلیل ہوتی تھی - اس لئے نشان کی صداقت مشتبہ نہیں ہو سکتی تھی - اسی طرح زلزلہ کوئٹہ میں ہماری جماعت کے قریباً دس فی صدی لوگ فوت ہوئے ہیں - حالانکہ اس کے مقابلہ میں

مخالفوں کے گھروں میں نوے فیصدی موتیں

ہوئی ہیں - پس دوسرے نوے فی صدی مرے اور

ہم نوے فی صدی بچے

یہی حال صحابہ کے زمانہ میں ہوا کرتا تھا - صحابہ کم مارے جاتے تھے - اور مخالف زیادہ مارے جاتے -

غرض اب بھی وقت ہے کہ دنیا اس نشان کو سمجھے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرکے دیکھو - موت کوئٹہ میں نہیں آئی بلکہ سارے پنجاب میں آئی ہے - کوئی ضلع ایسا نہیں جس میں سے کچھ لوگ کوئٹہ میں نہ تھے - اور کوئی ضلع ایسا نہیں - جہاں کے لوگ نہ مرے ہوں - پس آج

پنجاب کے ہر بڑے شہر میں ماتم

بپا ہے اور بہت سے دیہاتوں میں بھی ماتم پڑا ہوا ہے - ہمارا فرض ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو دنیا تک پہنچائیں - اور اسے توجہ دلائیں کہ اب بھی وقت ہے وہ ہماری مخالفت چھوڑ دے - ورنہ نہ معلوم

خدا تعالیٰ کی غیرت

اسے اور کیا کچھ دکھائے گی - صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتابوں میں تحریر فرمایا ہے - کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ میری صداقت کے نشان ہیں جو پورے ہو کر رہیں گے - پس جب تک دنیا مخالفت نہیں چھوڑتی ہمارا فرض ہے - کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ لوگوں تک پہنچائیں - مگر اس کے ساتھ ہی ہمارا یہ بھی فرض ہے - کہ جو لوگ مارے گئے ہیں ان کے

پسماندگان اور مجروحین کی امداد

کریں - میں نے اس کے لئے ایک اعلان کیا ہے - اور میں امید کرتا ہوں کہ اس مصیبت کا احساس کرتے ہوئے جو کوئٹہ میں نازل ہوئی - ہمارے احباب

چندہ دینے میں بخل

سے کام نہیں لیں گے - اس میں شبہ نہیں ہماری جماعت پر سلسلہ کے کاموں کا بوجھ ہے - مگر مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ

قربانی کے کسی موقع سے دریغ

کرے - پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کریں - تا انہیں معلوم ہو کہ ہمارے دل ان کی تکلیف پر خوش نہیں بلکہ زیادہ دکھی ہیں - ہاں اس کے ساتھ ہم مجبور ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے اس نشان صداقت کو وضاحت سے بیان کریں - مگر اس میں کوئٹہ یا بہار والوں کی خصوصیت نہیں اگر ہمارا کوئی بچہ بھی پیشگوئی کے مطابق مر جائے تو ہمیں اس کی موت پر جہاں غم ہوگا وہاں خوشی بھی ہوگی کہ خدا تعالیٰ کی بات پوری ہوئی - ہمارا چھوٹا بھائی

مبارک احمد

جب فوت ہوا تو چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس سے بہت محبت تھی اس لئے لوگوں کو خیال تھا - کہ آپ کو اس کی وفات کا بہت صدمہ ہوگا - لیکن جب آپ گھر سے باہر تشریف لائے تو بیٹھتے ہی آپ نے جو تقریر کی اس میں فرمایا - یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ابتلاء ہے اور ہماری جماعت کو اس قسم کے

ابتلاؤں پر غم

نہیں کرنا چاہیئے - پھر فرمایا - مبارک احمد کے متعلق فلاں وقت مجھے الہام ہوا تھا - کہ یہ چھوٹی عمر میں اٹھالیا جائیگا - اس لئے یہ تو خوشی کا موجب ہے کہ

خدا تعالیٰ کا نشان پورا ہوا -

پس ہمارا اپنا بھائی بیٹا یا کوئی عزیز رشتہ دار اگر مر جائے اور اس کی وفات کے متعلق خدا تعالیٰ کی پیشگوئی ہو - تو رنج کے ساتھ اس پیشگوئی کے پورا ہونے پر ہمیں خوشی بھی ہوگی - خوشی کا یہ مطلب نہیں کہ ہم انہیں غیر سمجھتے ہیں - ہم تو انہیں اپنا ہی سمجھتے ہیں - لیکن خدا تعالیٰ کو ان سے بھی زیادہ اپنا سمجھتے ہیں - اور یہ ہمارے لئے ناممکن ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے کسی نشان کو چھپائیں -

پس

ہمارا فرض

ہے - کہ ہم دنیا پر اپنی دونوں خوبیوں کو ظاہر کردیں - ایک طرف خدا تعالیٰ کے اس عظیم الشان قہری نشان کے ذکر کو ہم دنیا میں پھیلائیں - اور لوگوں کو بتائیں کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے لئے ظہور پذیر ہوا - اور دوسری طرف مصیبت زدگان اور مجروحین کی امداد کریں تا دنیا سمجھے کہ ہم جہاں خدا تعالیٰ کا نشان ظاہر ہونے کے بعد اس کی اشاعت میں کسی مصیبت اور ملامت کی پروا نہیں کرتے وہاں ہم سے زیادہ ان کا خیر خواہ بھی کوئی نہیں - اگر ہم اپنی ان دونوں خوبیوں کو ظاہر کریں گے - تو اس وقت خدا تعالیٰ کی بھی دونوں قدرتیں ہمارے لئے ظاہر ہونگی وہ قدرت بھی جو آسمان سے اترتی ہے اور وہ قدرت بھی جو زمین سے ظاہر ہوتی ہے

(الفضل) نماز جمعہ کے بعد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ان تمام احمدی احباب کا جنازہ پڑھایا - جو زلزلہ کی وجہ سے کوئٹہ اور اس کے گرد و نواح میں فوت ہوئے احباب بھی اپنے اپنے مقام پر جنازہ غائب پڑھیں - اور دعائے مغفرت کریں -

زمیندار احباب کو یاد دہانی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک مطالبہ زمیندار اصحاب سے ان الفاظ میں کیا ہے - کہ "زمینداروں کے لئے بھی چھٹی کا وقت ہوتا ہے - انہیں سرکار کی طرف سے چھٹی نہیں ملتی - بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ملتی ہے - یعنی ایک موقعہ آتا ہے - جو نہ فصل بونے کا ہوتا ہے - اور نہ کاٹنے کا اس وقت جو تھوڑا بہت کام ہو - اسے بیوی بچوں کے سپرد کرکے وہ اپنے آپ کو تبلیغ کے لئے پیش کر سکتے ہیں - ان سے پوچھیں گے کہ تمہاری کہاں کہاں رشتہ داریاں ہیں - اور کہاں کے رشتہ دار احمدی نہیں پھر کہیں گے جاؤ ان کے ہاں مہمان ٹھیرو اور ان کو تبلیغ کرو" پس چونکہ عنقریب زمینداروں کے لئے فرصت کے ایام آنے والے ہیں اس لئے ان کو حضور کے ارشاد کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے - وہ ابھی سے اپنے ناموں سے اطلاع دیں تا ان کے علاقے میں ان کے سپرد کام کیا جائے -

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے جماعت سے انیس مطالبات کو ٹریکٹ کی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے - احباب بذریعہ وی پی یا قیمت ارسال کرکے دفتر تحریک جدید سے بحساب ۹ عہ سیکڑہ خرید سکتے ہیں -

انچارج تحریک جدید - قادیان

چندہ تحریک جدید اور زمیندار جماعتیں

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریک جدید کے بارے میں شہری اور زمیندار جماعتوں کو پہلی یاد دہانی ارسال کی جا چکی ہے - بعض احباب کی طرف سے اطلاع آئی ہے کہ چندہ مطابق وعدہ ادا کر دیا جائیگا - لیکن ابھی تک بعض زمیندار جماعتوں سے نہ اطلاع آئی - اور نہ رقم حالانکہ فصل ربیع کے برآمد ہونے کا یہی وقت ہے اور اکثر زمیندار جماعتوں کا وعدہ ہے - کہ رقم موعودہ فصل پر ادا ہوگی - زمیندار جماعتوں سے

پونچھ کے متعلق احراریوں کی صریح غلط بیانی

احراریوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو شرمناک جدوجہد شروع کر رکھی ہے چونکہ اس کی بنا محض جھوٹ اور غلط بیانی پر ہے اس لئے جب شرفاء اور حق پسند لوگوں پر ان کا ایک جھوٹ واضح ہو جاتا ہے۔ تو وہ کوئی اور تراش لیتے۔ اور اس طرح چاہتے ہیں۔ کہ عوام پر جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اپنی کامیابی ظاہر کرتے رہیں۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ سے انہوں نے یہ پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ کہ چونکہ احرار نے قادیان میں احمدیوں کے لئے رہنا محال بنا دیا ہے۔ اور یہ ممکن نہیں۔ کہ احمدی اب قادیان میں رہائش اختیار کر سکیں۔ اس لئے احمدی یہ کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے لئے کوئی اور جائے پناہ تلاش کریں۔

اس میں شک نہیں۔ کہ احراریوں نے بعض حکام کی خفیہ۔ اور علانیہ حوصلہ افزائی۔ اور ان کے رویہ سے شہہ پا کر۔ اور ایسے لوگوں کی امداد حاصل کر کے جو اپنی دنیوی ناکامیوں اور نامرادیوں کا موجب احمدیوں کو سمجھتے ہیں یا ذاتی وجوہات کی بناء پر بعض احمدیوں سے عداوت رکھتے ہیں۔ قادیان میں جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت ہی دل آزار رویہ اختیار کر رکھا ہے۔ لیکن ان حالات میں خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی قادیان کے ساتھ وابستگی پہلے سے بھی بہت زیادہ مضبوط ہو گئی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ اس کی تقدیس قائم رکھنے کے لئے انتہائی قربانی کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ ان حالات میں احراریوں کا یہ دعوےٰ کہ احمدی ان سے ڈر کر اپنی پناہ کے لئے کوئی اور جگہ تلاش کر رہے ہیں۔ صریح جھوٹ اور کھلی ہوئی کذب بیانی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

احراری کذب بیانیوں کے سلسلہ میں اخبار "احسان" ۳ جون نے جو نئی گل افشانی کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ

"قادیانیوں کا ایک گروہ اس جستجو میں پونچھ جا پہنچا ہے۔ جو کشمیر کے توابع میں ایک جاگیر ہے۔ اور اسے راجہ صاحب پونچھ پر ڈورے ڈالنے میں ایک گونہ کامیابی ہو گئی ہے۔ پونچھ کے راجہ صاحب اپنی جاگیر کو کشمیر کی متابعت سے آزاد کرنا چاہتے ہیں۔ اور قادیانیوں نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ کہ اس جدوجہد میں ان کی مدد کریں گے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس خدمت کے صلہ میں قادیانیوں کو خاص حقوق و مراعات عطا ہونگے۔ اور پونچھ کے ایک حصے میں ایک چھوٹی موٹی قادیانی ریاست قائم ہو گی"۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ احراریوں کی دوسری غلط بیانیوں کی طرح یہ بھی سراسر غلط ہے۔ احمدیوں کا کوئی گروہ نہ پونچھ میں گیا ہے۔ اور نہ احمدیوں نے اس قسم کی کوئی کوشش کی ہے۔ جس کے صلہ میں خاص حقوق و مراعات کی توقع کی جائے۔ دراصل احراریوں نے اپنے خاص مصالح۔ اور اغراض کے ماتحت جن کی چاٹ گزشتہ شورش کے زمانہ میں ان کے مونہہ کو لگ چکی ہے۔ ایک تیر سے دو شکار مارنے کی کوشش کی ہے۔ ایک طرف تو شری راجہ صاحب پونچھ پر یہ جھوٹا الزام لگا کر کہ وہ "اپنی ریاست کو کشمیر کی متابعت سے آزاد کرنا چاہتے ہیں"۔ ریاست کشمیر کو راجہ صاحب پونچھ کے خلاف اکسایا ہے۔ اور یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ

"حکومت کشمیر کو یقین رکھنا چاہیئے کہ اگر اس نے اس معاملہ میں کوئی قدم اٹھایا۔ تو پونچھ کے مسلمانوں اور ہندوؤں میں سے ایک شخص بھی راجہ صاحب پونچھ کا ساتھ نہیں دے گا"۔

اور دوسری طرف احمدیوں کے متعلق غلط بیانی کر کے انہیں مبتلائے مصائب کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور دربار کشمیر سے اس کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم جہاں دربار کشمیر سے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے فتنہ انگیز اور شورش برپا کرنے والے لوگوں کے شور و غوغا کو قابل اعتناء نہ سمجھے گا وہاں ہم پونچھ کے حالات پر بھی کسی قدر روشنی ڈالنا ضروری سمجھتے ہیں:-

بات یہ ہے۔ کہ جس طرح کچھ عرصہ سے ریاست کشمیر کے باشندوں میں اپنے حقوق حاصل کرنے کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اور ریاست کشمیر نے اس کا اعتراف کرتے ہوئے مزید حقوق دینے کا اعلان کیا۔ اور ملک کے نمائندوں پر مشتمل اسمبلی قائم کی ہے۔ اسی طرح علاقہ پونچھ کے باشندوں کی بھی خواہش ہے۔ کہ حکومت میں ان کی شنوائی ہو۔ اور ان کے حقوق انہیں حاصل ہوں۔ اس کے لئے وہ ایک عرصہ سے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اور پچھلے دنوں کی شورش میں اسی وجہ سے بہت سے مصائب و مشکلات کا بھی شکار ہو چکے ہیں۔ جب سے کشمیر میں اسمبلی کے قیام کی تجویز ہوئی ہے۔ پونچھ کی ہندو مسلمان رعایا۔ اس بناء پر کہ کشمیر کی اسمبلی میں ان کی نمائندگی نہایت ہی قلیل ہے۔ اور وہاں ان کی شنوائی نہیں ہو سکتی۔ یہ مطالبہ کر رہی ہے۔ کہ اسے اپنے علاقہ میں کونسل قائم کرنے کی اجازت دی جائے۔ بے شک یہ مطالبہ اس وقت تک کافی قوت حاصل کر چکا۔ اور پونچھ کے تمام ہندو مسلمان باشندوں کی اسے تائید حاصل ہے۔ مگر نہ تو کوئی صحیح الدماغ اس کا یہ مطلب قرار دے سکتا ہے۔ کہ "پونچھ کے راجہ صاحب اپنی جاگیر کو کشمیر کی متابعت سے آزاد کرنا چاہتے ہیں"۔ نہ اس میں جماعت احمدیہ کا کوئی دخل ہے۔ اور نہ احمدیوں کا کوئی گروہ اس کے متعلق کسی قسم کی جدوجہد کر رہا ہے۔

بات یہ ہے۔ کہ پونچھ میں مقرر ہونے والے سابق وزراء کی یہ پالسی رہی ہے کہ علاقہ پونچھ کی رعایا کے اس مطالبہ کو دبانے کے لئے اور یہ دکھانے کے لئے کہ وہ اپنی قابلیت سے شورش پر قابو پائے ہوئے ہیں۔ یہ کہتے رہے۔ کہ لوگوں میں شورش پھیلانے والے احمدی ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل غلط بات تھی۔ کسی احمدی نے کسی وقت بھی قانونی حدود سے باہر نکلنے کے لئے لوگوں کی نہ صرف حوصلہ افزائی نہیں کی۔ بلکہ پورے زور کے ساتھ یہ کوشش کی جاتی رہی ہے کہ کوئی بات ایسی نہ کی جائے۔ جو خلاف قانون۔ اور حکومت کی وفاداری کے منافی ہو۔ اور اس کا بہت اچھا نتیجہ نکلا۔

اس وقت علاقہ پونچھ کے حالات بتاتے ہیں۔ کہ موجودہ وزیر صاحب دور اندیشی سے کام کر رہے ہیں۔ اور ان کی کوشش ہے۔ کہ رعایا میں سابقہ پالسی یعنی افتراق پیدا کر کے یا شورش کا اظہار کر کے اپنی ضرورت ثابت کرنے کے رویہ کو بدل دیں اور رعایا کی ہر ممکن طریق سے دلجوئی کریں امید ہے۔ اگر ان کی یہ پالسی جاری رہی تو پونچھ کی رعایا میں اطمینان کی لہر پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ اپنے آئینی حقوق حاصل کرنے میں بآسانی کامیاب ہو سکے گی۔

خوش قسمتی سے علاقہ پونچھ کے انتظام میں دربار کشمیر نے جو تبدیلیاں کی ہیں۔ وہ بھی ایسی ہیں۔ کہ فتنہ انگیزوں کو شرارت کا موقعہ نہیں دیں گی۔ چیف جج صاحب اور ریونیو آفیسر صاحب جیسا کہ آمدہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ تجربہ کار۔ شریف النفس اور ہوشیار آفیسر ہیں۔

کوئٹہ کے زلزلہ کا اثر

کوئٹہ کے ہیبت ناک زلزلہ نے جہاں انسان ضعیف البنیان پر یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے قہر کے مقابلہ میں اس کی۔ اور اس کے تمام ساز و سامان کی ایک ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں۔ وہاں خداشناسی کے لئے اس کی آنکھیں بھی کھول دی ہیں۔ چنانچہ ایک اخبار کا بیان ہے کہ "کوئٹہ کے گرد و نواح میں جو لوگ زندہ بچے ہیں۔ وہ عموماً مسلمان ہیں۔ اپنے عقیدہ کے مطابق وہ سمجھ رہے ہیں۔ کہ قیامت آگئی۔ اور خدا سے اس قدر نزدیک نظر آتے ہیں۔ کہ گویا ان کے۔ اور خدا کے درمیان اب کوئی پردہ یا کوئی دوری نہیں ہے"۔ کاش یہ تغیر مستقل ہو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے۔ کہ حقیقی خشیت پیدا کی جائے۔ جو خدا تعالیٰ کے مامور کو قبول کرنے سے ہی پیدا ہو سکتی ہے۔

حضرت امیر المومنین سے اظہار عقیدت واخلاص کے شاندار مظاہرے

تحریک جدید کے تمام مطالبات کو پورا کرنے کا عزم صمیم

۲۶ مئی کے جلسوں کے متعلق جماعتہائے احمدیہ کی رپورٹیں

بلب گڑھ

جماعت احمدیہ بلب گڑھ کا جلسہ زیر صدارت حکیم انوار حسین صاحب منعقد ہوا۔ حکیم صاحب نے جلسہ کی غرض وغایت اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے فرمودہ سادہ زندگی کے متعلق ارشاد کو بوضاحت بیان کیا۔ خاکسار نے انیس مطالبات پڑھکر سنائے۔ احباب نے ان کی تعمیل کے لئے پرجوش آمادگی کا اظہار کیا۔ جلسہ میں مرد۔ عورتیں بچے سب شامل تھے۔ (خاکسار لطیف احمد)

مٹھیانہ (ضلع ہوشیار پور)

جماعت احمدیہ مٹھیانہ کا جلسہ ہوا۔ جس میں چوہدری برکت علی خان صاحب اور دیگر احباب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ (خاکسار فتح محمد سیکرٹری)

چک ۳۵ جنوبی (سرگودھا)

انجمن احمدیہ چک ۳۵ کا جلسہ منعقد ہوا۔ تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں ہوئیں۔ جلسہ میں مرد۔ عورتیں اور بچے تمام شامل تھے۔ (خاکسار مولا بخش نمبردار)

پونچھ

زیر صدارت مرزا عبد الکریم صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ احباب بکثرت شریک ہوئے۔ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ نے تحریک جدید کے تمام مطالبات کو بوضاحت جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اور ان پر عمل پیرا ہونے کی پوری پوری تلقین کی۔ احباب جماعت اور دیگر غیر احمدی شرفا پر نہایت گہرا اثر ہوا۔ (خاکسار نواب علی خاں سیکرٹری)

کنویاں (پونچھ)

زیر صدارت سردار عباس علی خاں صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ تمام مرد۔ عورتیں اور بچے شامل جلسہ ہوئے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر لیکچر دینے کے بعد تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر مؤثر تقریر کی۔ (سیکرٹری)

نوشہرہ چھاؤنی

احمدیہ ریڈنگ روم میں جلسہ منعقد کیا گیا خاکسار نے تحریک جدید کے چند مطالبات کو پیش کر کے ان کی اہمیت بتائی۔ اور جماعت کو ان پر عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی۔ بابو محمد ابراہیم صاحب نے بھی چند مطالبات کو واضح کیا۔ آخر میں جناب میرزا غلام حیدر صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی امیر جماعت نے نہایت مؤثر انداز میں تحریک جدید کے تمام پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ مستورات بھی شامل جلسہ ہوئیں۔ (خاکسار کریم بخش)

بہلول پور چک ۱۰۷

جلسہ زیر صدارت چوہدری عبداللہ خاں صاحب نمبردار منعقد ہوا۔ مستورات بھی شریک ہوئیں۔ احباب نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں (خاکسار الیاس الدین)

کلانور

مرزا مبارک بیگ صاحب نے تبلیغ کے متعلق۔ خاکسار نے باہمی اتحاد اور قربانیوں کے متعلق اور شیخ انعام اللہ صاحب نے کفایت شعاری کے متعلق تقریریں کیں پھر خاکسار سائیکل پر موضع شاہ پور گیا۔ وہاں بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے بموجب جلسہ کیا گیا۔

ماسٹر محمد رمضان صاحب نے چندوں کی ادائگی اور بقایاجات کی صفائی پر اور خاکسار نے قرن اول کے مسلمانوں کی سی جانی اور مالی قربانیاں کرنے پر تقریر کی۔ (خاکسار مرزا اعظم بیگ)

بنگہ

تمام مطالبات احباب کے سامنے پیش کرتے ہوئے۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ (خاکسار رحمت اللہ جنرل سکرٹری)

نواں شہر

خاکسار نے تمام مطالبات پر مشتمل قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ (خاکسار ملک محمد عبد اللہ مبلغ سلسلہ)

رحیم آباد

خاکسار نے نصف گھنٹہ تحریک جدید کے مختلف مطالبات پر تقریر کی (خاکسار علی گوہر)

شیخوپورہ

جماعت احمدیہ شیخوپورہ کا جلسہ زیر صدارت جناب راجہ علی محمد خانصاحب افسر مال منعقد ہوا۔ تقریباً تمام احباب نے معہ مستورات اور بچوں سمیت شمولیت کی۔ شیخ عبد العزیز صاحب وکیل۔ خاکسار اور ملک عبد الرحمن صاحب خادم نے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔ اس ضمن میں سادہ زندگی۔ چندوں کی ادائگی تحریک جدید کے وعدوں کا ایفاء۔ مرکز میں بغرض تعلیم بچوں کو بھیجنے اور مستورات کے اشتراک عمل کی طرف دوستوں کو خاص طور پر متوجہ کیا گیا۔ (خاکسار عطا محمد)

چک ۱۱۶ جنوبی

مقررین نے انیس مطالبات نہایت مؤثر پیرائے میں احباب کے ذہن نشین کرائے۔ اللہ تعالےٰ عمل کی توفیق دے۔ (خاکسار سید غلام جیلانی)

حیدرآباد سندھ

لوکل جماعت اور مضافات کی جماعتوں کا مشترکہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ خاکسار نے تحریک جدید پر۔ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب آنریری مبلغ سندھ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح حیات کے چیدہ چیدہ واقعات پر تقریر کی۔ اس کے بعد مولوی عبد القادر صاحب مولوی فاضل نے چند اعتراضات کے جواب دیئے۔ (خاکسار منظور احمد)

کالا گوجراں

مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے تبلیغ کی اہمیت اور تحریک جدید کے مطالبات متعلقہ تبلیغ کو وضاحت سے بیان کیا۔ میاں خوشی محمد صاحب نے مالی مطالبات کی طرف توجہ دلائی۔ (خاکسار عبد القیوم)

سانڈھن

خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بعثت کی غرض اور آپ کی حیات مطہرہ کے حالات بیان کئے۔ اس کے بعد مولوی افضال احمد صاحب مبلغ نے ایک جامع تقریر کی۔ پھر خانصاحب رحیم اللہ صاحب نے خاکسار کی ایک نظم جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کی بعثت کی غرض اور آپ کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا ذکر تھا۔ پڑھی۔ سامعین پر گہرا اثر ہوا۔ دوسری رات بعد نماز عشاء پھر ایک جلسہ کیا گیا۔ (خاکسار محمد علی خان اشرف۔ سانڈھن ضلع آگرہ)

کوٹلی لوہاراں مغربی

موضع کوٹلی لوہاراں اور قرب وجوار کے احمدی احباب کا مشترکہ جلسہ ہوا۔ جس میں انیس مطالبات پڑھکر سنائے گئے موضع چک سیانوالی اور موضع ڈھپئی میں بوجہ زمینداروں دوستوں کی مشغولیت کے علی الترتیب مورخہ ۲۵ مئی اور ۲۷ مئی کو جلسہ ہوا۔ (خاکسار حمید اللہ خاں)

بٹالہ

حکیم فضل حق صاحب کے مکان پر جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حاجی گلزار احمد صاحب نے تحریک جدید کے تمام مطالبات پر تقریر کی۔ (نامہ نگار)

دولمیال

سید محمد لطیف صاحب نے انیس مطالبات پر دو گھنٹہ پر زور تقریر کی۔ احباب نے تقریر کو نہایت توجہ سے سنا۔ (سیکرٹری)

فیض اللہ چک

زیر صدارت حافظ نور محمد صاحب میاں محمد علی صاحب نے ایک مضمون ''بیعت کا اصل مفہوم'' پڑھکر سنایا۔ اور حافظ بشیر احمد صاحب نے تحریک جدید کے انیس مطالبات نہایت اعلےٰ پیرائے میں بیان کئے۔ (خاکسار غلام احمد)

ونجواں

مولوی بشیر احمد صاحب نے قریباً اڑھائی گھنٹہ تقریر کی۔ اور تحریک جدید کے انیس مطالبات کی تعمیل کے وعدے لئے۔ (سیکرٹری تبلیغ)

پھیرو چیچی

خاکسار نے تحریک جدید کے مختلف پہلوؤں کی طرف احباب کو توجہ دلائی۔ میاں عبد الحق صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔

پڑھنے کے قابل کتابیں

۱۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام (اردو)

یہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وہ معرکۃ الآراء اور حقائق سے لبریز تصنیف ہے جو حضور نے کانفرنس مذاہب ویمبلے (لنڈن) کے موقعہ پر لکھی۔ اور اس کا خلاصہ وہاں سنایا گیا جسے ہر فرقہ اور مذہب کے علماء نے پسند کیا اور دل کھول کر اس کی تعریف کی۔

یہ انمول اور گرانبہا تصنیف عرصہ سے ختم تھی۔ جسے اب بصرف زر کثیر دوبارہ چھپوایا گیا ہے۔ باوجود لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلےٰ ہونے کے قیمت پہلے سے بھی نصف کر دی گئی ہے۔ یعنی پہلے اس کی قیمت ڈیڑھ روپیہ تھی۔ مگر اب بارہ آنہ کر دی ہے۔ امید ہے کہ احباب کرام اس رعایت سے ضرور بالضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

۲۔ ابنائے فارس (انگریزی)

یہ انگریزی رسالہ صوفی عبدالقدیر صاحب نے مرتب کیا۔ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ نے اس پر نظر ثانی فرمائی ہے۔ اس میں بانیٔ سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خاندانی حالات مغل ایمپائر۔ اور برٹش حکومت سے تعلقات وغیرہ کا مفصل تذکرہ ہے۔ اور ساتھ ہی گورنمنٹ آفیسران کی ایسی چٹھیاں بھی ہیں جو اس خاندان کی نیکنامی اور وفاداری کا بین ثبوت ہیں۔

چونکہ آج کل معاندین سلسلہ انگریز آفیسروں کو ہمارے خلاف غلط فہمیوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اس رسالہ کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں نسخے منگوا کر اپنے اپنے ہاں کے انگریز آفیسروں کو دیں اور انہیں پڑھوائیں۔ قیمت فی نسخہ ۵ ؍ ہے۔

۳۔ حدیث (انگریزی)

یہ مکرمی مولانا دردؔ صاحب کی محققانہ تصنیف ہے۔ جسے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نظر ثانی کے بعد شائع کیا گیا ہے۔ اس میں حدیث کا مرتبہ اس کی جمع و ترتیب۔ اس کے فوائد اور خوبیوں کو نہایت لطیف رنگ میں بیان کیا گیا ہے۔ امید ہے۔ کہ ہر ایک وہ شخص جو علمی مذاق رکھتا ہے۔ اس کتاب کو منگوائے گا اور پڑھے گا۔ قیمت صرف ۶ ؍

۴۔ اسلام اور غلامی (انگریزی)

یہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی نہایت لطیف اور عالمانہ تصنیف ہے جس میں مسئلہ غلامی پر سیر کن بحث فرماتے ہوئے اسلام کے وہ احسان گنائے ہیں۔ جو اس نے غلاموں پر کئے۔ اور انہیں صاحب تاج و تخت بنا دیا۔

احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ مسلم اور غیر مسلم اصحاب میں اس رسالہ کی خاطر خواہ اشاعت کریں۔ تاکہ وہ غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ جو مخالفین اسلام نے اس مسئلہ کو غلط طریق پر بیان کر کے عوام کے دلوں میں پیدا کر رکھی ہیں۔ قیمت فی نسخہ ۵ ؍

نوٹ: سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتابیں ہمارے ہاں موجود ہیں۔ فہرست کتب مفت ارسال کی جاتی ہے۔

ملک فضل حسین مینیجر بکڈپو تالیف و اشاعت قادیان پنجاب

بر کی تلاش

ایک غریب و شریف کنواری اٹھارہ سالہ لڑکی کے لئے جو بہت اعلےٰ حسب و نسب رکھتی ہے۔ پڑھی لکھی اور امور خانہ داری سے واقف ہنر مند باسلیقہ صورت اور سیرت میں اچھی ہے۔ بر کی ضرورت ہے۔ لڑکا خاندانی با اخلاق تندرست اور برسر کار ہو عمر ۳۰۔ ۳۱ سال تک۔ ذیل کے پتہ پر خط و کتابت کریں۔

معرفت شاہ جہان بک ڈپو فیض باغ لاہور

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نئے طلباء کا داخلہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے یکم اگست ۱۹۳۵ء تک ہوگا۔ داخلہ کی درخواستیں پرنسپل طبیہ کالج علی گڑھ کے دفتر میں ۱۵ جولائی ۱۹۳۵ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ اور امیدوار کو دفتر کی جانب سے مقرر کی ہوئی تاریخ پر کالج میں حاضر ہونا چاہیئے۔ مقررہ تعداد پورا ہونے کے بعد کسی طالب علم کا داخلہ نہ کیا جائے گا۔

پرنسپل طبیہ کالج مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

یاد رکھیئے!

بہترین سے بہترین کٹ پیس کم از کم دام میں صرف ہمارے یہاں سے ملے گا۔ تفصیل اور فہرست مفت طلب کریں۔

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

پتہ

مینیجر دی کریسنٹ ٹریڈنگ کمپنی بائیکلہ بمبئی

کوئٹہ میں زلزلہ سے ہولناک تباہی

شملہ ۸ جون۔ حکومت ہند کی طرف سے اعلان ہوا ہے۔ کہ افواج کی طرف سے مصیبت زدگانِ کوئٹہ کی امداد و اعانت کا کام مسلسل جاری ہے۔ حالات پر غور کرتے ہوئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ شہر میں داخل ہونے پر پابندیاں عائد کر دی جائیں۔ اس حکم کی ضرورت اس لئے پیش آئی۔ کہ لوٹ اور خوفناک امراض کے پھیلنے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے وہاں پر کام کرنے والے سپاہیوں کے لئے انسدادی تدابیر اختیار کی گئیں بہار کے مقابلہ میں عمارات کا انہدام اور شہر کی تباہی اس قدر مکمل معلوم ہوتی ہے۔ کہ بظاہر یہ معلوم نہیں ہوتا۔ کہ ملبے کے نیچے کوئی انسان زندہ باقی ہوگا۔ پھر بھی کھدائی کا کام بدستور جاری ہے۔ انسانوں کو ملبے کے نیچے سے نکالنے اور مال و اسباب کو محفوظ کرنے کا معقول بندوبست ہو رہا ہے۔ اور اس سلسلہ میں منظم کوریں باقاعدہ کام کر رہی ہیں۔ اور عنقریب کوئٹہ سے باہر کی کوریں بھی ان کے ساتھ مل کر کام شروع کر دینگی۔ حکومت ہند نے یہ بھی اعلان کیا ہے۔ کہ شہر کو مادہ آتشگیر کے ذریعہ اڑانے کی خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی ایسی ضرورت پر غور کیا جائے۔ لیکن انسانی نقطۂ نظر سے اس قسم کی تجاویز ناقابل عمل ہیں۔ اس لئے کہ ملبہ ہزاروں ایکڑ زمین پر پھیلا ہوا ہے۔ اور مکانات کا اس قدر انبار موجود ہے کہ بارود کی کوئی تعداد اور آگ کی کوئی نوعیت اسے خاکستر میں تبدیل نہیں کر سکتی۔ کوئٹہ میں انہدام عمارات بہار سے بدرجہا زیادہ مکمل ہے۔ اور واقعہ یہ ہے۔ کہ کوئی عمارت کھڑی دکھائی نہیں دیتی مندرجہ ذیل وجوہ کے پیش نظر کوئٹہ کی طرف جانے کے لئے پابندیوں کا اعلان نہایت ضروری تھا۔ ۱۔ پانی کی قلت کا اندیشہ ۲۔ آمد و رفت میں مزاحمت کا اندیشہ زیادہ تر اس لئے کہ ریلوے لائن پر جدید جھٹکوں کی وجہ سے سرنگیں گر گئی ہیں۔ اور اس طرح راستہ بند ہو گیا ہے۔ ۳۔ متعدی امراض بالخصوص ہیضہ کا اندیشہ۔ ۴۔ اشیائے خوردنی کی قلت اور قیام کی مشکلات ۵۔ یہ اندیشہ کہ زلزلے کے مزید جھٹکے آنیوالوں کے لئے نقصان کا موجب ثابت نہ ہوں۔ ۶۔ علاوہ ازیں جب تک حالات درست نہ ہو جائیں۔ پبلک کے مفاد کا تقاضا بھی یہی تھا۔ کہ وہاں پر لوگوں کی تعداد کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ تا انتظام میں بلاوجہ تکلیف نہ ہو ہندوستانی ہلاک شدگان کی مکمل فہرست شائع کرنا بے حد دشوار ہے۔ اور اس کے لئے وقت کی ضرورت ہے۔ چونکہ بعض اشخاص اور خاندان سارے کے سارے تباہ ہو گئے ہیں۔ اس لئے شناخت کا کام بھی بے حد مشکل ہو گیا ہے۔ بہر حال ریلوے اور دیگر محکموں کی طرف سے بتدریج اپنے اپنے ماتحت ہلاک شدہ ملازمین کی فہرست شائع ہو رہی ہے۔ غیر سرکاری اشخاص کی فہرست مرتب کرنا خارج از امکان ہے۔ اس لئے یہ کوشش ہو رہی ہے۔ کہ ہلاک شدگان کے صرف نام شائع کر دیئے جائیں۔ مگر یہ اسی وقت ہو سکے گا۔ جب ملبہ وغیرہ بالکل صاف کر دیا جائے گا۔

شملہ ۵ جون۔ وائسرائے کا زلزلہ فنڈ پونے ۱۷ لاکھ روپیہ کے قریب پہنچ چکا ہے۔ اس میں ایک لاکھ روپیہ حکومت پنجاب کا بھی شامل ہے۔

کوئٹہ ۵ جون۔ سٹاف کالج کوئٹہ کے ایک افسر کی اہلیہ حادثہ کوئٹہ کے ہلاک شدگان اور مجروحین کے متعلق لکھتی ہیں۔ کہ زلزلہ کے بعد کوئٹہ شہر کے مجروحین اور ہلاک شدگان کی لاریوں اور زمین پر ان کی منظم قطاروں نے جنگ عظیم کے واقعات کو دہرا دیا۔ کیونکہ اس وقت بھی مجروحین میدان جنگ سے اسی حالت میں آ رہے تھے

شملہ ۵ جون۔ گورنر پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئٹہ اور اس کے گرد و نواح کے قصبات اور دیہات میں زلزلہ کی شدت کی وجہ سے اہل پنجاب بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ اگرچہ کوئٹہ کے ہلاک شدگان اور ان کی جائداد کے نقصان کا صحیح اندازہ پورے طور پر نہیں کیا جا سکتا۔ مگر اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ کوئٹہ میں ہزارہا پنجابی ہلاک ہو گئے اب پناہ گزین کوئٹہ سے پنجاب آ رہے ہیں اور بنی نوع انسان کا فرض ہے۔ کہ ان کی حتی المقدور امداد کریں۔

کوئٹہ ۵ جون۔ سرکاری طور پر اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ ریاست قلات میں ہلاک شدگان اور مجروحین کا مجموعہ تیس ہزار ہے صرف ہلاک شدگان کا اندازہ ۲۴ ہزار ہے

شملہ ۷ جون۔ حکومت برطانیہ کے خزانچی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر پارلیمنٹ کی طرف سے تائید ہوگئی۔ تو زلزلہ کوئٹہ کے ریلیف فنڈ میں حکومت برطانیہ کی طرف سے پچاس ہزار پونڈ دیئے جائیں گے۔ باعتبار رقبہ بلوچستان میں اموات کی تعداد بہار کے مقابلہ میں پانچ گنا زیادہ ہے۔ ایک فانوی افسر نے ایک گاؤں کی حالت دیکھ کر اطلاع دی۔ کہ چار سو کی آبادی میں سے صرف نو اشخاص زندہ بچ سکے۔ صرف کوئٹہ شہر کا نقصان لاکھوں پونڈ تک پہنچتا ہے۔ اس وقت بچوں کے لئے کپڑوں کا زیادہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

حیدرآباد ۷ جون۔ اعلیٰحضرت شہریار دکن نے وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں پندرہ ہزار روپیہ دیا ہے۔

شملہ ۷ جون۔ کوئٹہ کے متعلق نیم سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ ابھی تک دیہات کی تباہی کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔ لیکن اموات کا موجودہ اندازہ ۱۲ سے لیکر ۱۵ ہزار تک ہے۔ کوئٹہ کی اموات کو اس تعداد سے ملا کر مجموعی تعداد چالیس ہزار سے بڑھ جاتی ہے۔ کس مپرس پناہ گزینوں کی تعداد ۱۵ ہزار سے کم نہیں۔ ۸ جون سے بلوچستان میں داخل ہونے والے لوگوں پر عائد کردہ پابندیوں میں نسبتاً تخفیف کر دی گئی ہے۔ مگر کوئٹہ میں کوئی شخص پاس کے بغیر داخل نہیں ہو سکتا۔ چونکہ کوئٹہ کے علاقہ میں متعدی امراض کے پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے قانون امراض متعدی کے باعث حکومت نے حکام [illegible]

ضروری خبریں

لنڈن ۸ جون۔ مسٹر میکڈانلڈ وزیر اعظم نے وزارت عظمےٰ سے استعفےٰ دیدیا۔ ملک معظم نے مسٹر سٹینلے بالڈون کو طلب کر کے وزارت کا کام سپرد کیا۔ جسے انہوں نے منظور کر لیا۔ صرف دس منٹ کی ملاقات کے بعد مسٹر بالڈون ڈاؤننگ سٹریٹ کو روانہ ہوئے۔ اور تھوڑی ہی دیر کے بعد مجوزہ وزارتوں کی فہرست لے کر پھر حاضر ہوئے اور اس کی منظوری حاصل کی۔ نئی وزارتوں میں بعض اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔

مدراس ۵ جون۔ نیلور کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ ایلوا کے قریب موضع ڈنڈولوار میں آگ لگ جانے سے تمام موضع راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔ نقصان اندازاً دس لاکھ کا ہوا ہے۔ تین شخص نذر آتش ہوئے۔ دو ہزار اشخاص بے گھر اور بے در پھر رہے ہیں۔

لنڈن ۶ جون۔ دار العوام میں مسٹر ایٹلی نے مشورہ دیا کہ ایک کمیشن مقرر ہونا چاہیئے جس میں علم طبقات الارض کے ماہر علم زلزلہ کے ماہر اور دو سول انجینئر شامل ہوں۔ جنہیں نیوزی لینڈ۔ جاپان اور کیلیفورنیا کے زلازل کے متعلق تجربہ ہو۔ اس کمیشن کے یہ کام سپرد کرنا کہ کوئٹہ میں کیسے مکانات بنائے جائیں۔ یہ کمیشن رپورٹ پیش کرے گا۔ کہ آیا کوئٹہ میں فولاد کی دیواروں والے مکانات بنانے موزوں ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ مسٹر آر۔ اے بٹلر نائب وزیر ہند نے کہا۔ کہ یہ تجویز حکومت کے سپرد کر دی جائے گی۔ آپ نے اطمینان دلایا۔ کہ کوئٹہ کی آبادی کے متعلق اچھی تجاویز پر غور و خوض کیا جائے گا۔

شملہ ۷ جون۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ روپیہ جو زلزلہ زدگان کوئٹہ کی اعانت کے لئے وائسرائے کے زلزلہ فنڈ میں بھیجا جائے گا۔ اس پر کوئی منی آرڈر فیس چارج نہ کی جائیگی۔ خواہ وہ ہندوستان کے کسی حصہ سے بھیجا گیا ہو۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی